AL-QALAM القلم
ISSN 2071-8683 e-ISSN 2707-0077
Volume 25, Issue, 2, 2020
Published by Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

فضاء میں احکامِ طہارت کی فعالیت

The Application of Islamic laws on Purity in space

**** Hafiz Seyed Mobasher Hossein Kazemi***
*****Dr. Hafiz Abdul Basit Khan***

* PhD Scholar Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab University Lahore
**Assistant Professor, Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab University Lahore

Abstract

Shari'ah is a system based on the Qur'an and Sunnah that provides guidance in individual and collective life. In it, commands have been issued by Allah Almighty to His servants as a code of conduct and these commands are not specific to time and place. Even if he rises from the earth to the heights of the heavens, he will be bound to follow these injunctions. Therefore, when the Muslims started their journey in space, there was a complete jurisprudence to get them out of the confusion of questions about the functioning of worship. There is a need for guidance. In view of this, detailed jurisprudential researches have been shed light on the removal of impurity in the air, the attainment of Shariah purity and the absence of means of purification.

Keywords:commands,codeofconduct,timeandplace,space,worship,jurisprudential,impurity.

تمہید:

ادیان عالم کے اندر دین اسلام کا امتیاز اظہر من الشمس ہے اس کی قانونی تعمیرات زمان ومکان کی حدود سے ماوراء ہیں. شریعتِ اسلامیہ کے اندر داخلی وسعت ہے اور اس کے لیے ایک مکمل فقہ کا علم موجود ہے جسکی بنیاد محکم اصول فقہ پر رکھی گئی ہے۔

فقہاء اکرام نے ایسے اصول وضع کئے ہیں جنکی روشنی میں رہتی دنیا تک کے مسائل کا حل نصوص کی تعبیر و تشریح کی روشنی سے حاصل ہوتا ہے۔

فضاء(Space) کے موضوع میں پہلے اتنی وسعت نہیں تھی کہ اس پر بحث کی جاتی کہ انسان کو فضاء میں جانے اور رہنے کے بارے میں اتنی راہنمائی درکار ہے لیکن موجودہ دور میں سائنسی ترقی نے اس بات کو ممکن بنادیا ہے کہ آدمِ خاکی فضاء کی سیاحت کر سکتا ہے اور کرتا ہے جس کی وجہ سے فضاء کی فقہی احکام کے متعلق ذہنوں میں سوالات جنم لیتے ہیں جیسے عبادات، معاملات، جنایات وغیرہ، جسکی وجہ سے اس موضوع کی بابت راہنمائی کی اہمیت بہت بڑھ گئی کیونکہ فضاء میں نہ صرف سفر کرنا ممکن ہوا بلکہ عارضی قیام کا امکان بھی سامنے آیا۔

جبکہ شریعتِ اسلامیہ آخری شریعت ہے اور کائنات میں کوئی مسئلہ ہو اس کا حل نہ ہو ایسا ممکن نہیں یعنی اسکا حکم شرعی موجود نہ ہو خواہ وہ کسی نص سے ہو، یا استنباط کیا گیا ہو چہ جائنکہ ان مسائل کا تعلق ہوا و فضاء سے ہی کیوں نہ ہو۔ متقدمین فقہاء نے اس پر بات نہیں کی کیونکہ اِس کی ضرورت عصرِ حاضر میں پیش آئی ہے لیکن فقہ اسلامی کے پاس غنی مصادر شریعت، قواعد فقہ اور مقاصد شریعت موجود ہیں جن کی روشنی میں احکام نوازل یعنی جدید فقہی مباحث و مسائل کو دیکھا جاتا ہے انہی مصادر شریعت، قوائد فقہی اور مقاصد شریعت کے تحت جدید دور میں اُٹھنے والے مسائل کا شافی حل دیا جاتا ہے۔

فضاء میں احکام طہارت

جس طرح مسلمان عبادات کا مطلقا مکلف ہے خواہ وہ زمین پر ہو یا آسمان کی بلندیوں میں، اسی طرح طہارت کا حاصل کرنا بھی فرض ہے خواہ وہ زمین و آسمان سے نکل کر فضاء میں چلا جائے۔

اس تحقیقی بحث میں فضاء میں طہارت سے متعلق فقہی اَحکام کی فعالیت کا جائزہ لیا جاءے گا۔

کہ مسلمان خواہ کہیں بھی ہو وہ عبادات کا مکلف ہے اور عبادات کی درستگی کے لیے طہارت بنیادی شرط ہے لہذا فضاء میں نجاست کو زائل کرنے اور شرعی طہارت کا جاننا بہت ضروری ہے۔

مسلمانوں نے 80ء کی دہائی میں فضائی سفر شروع کئے۔ انوشہ الانصاری پہلی مسلمان خاتون ہیں جنہوں نے فضاء کا سفر کیا۔ ان کے بعد 1987ء میں محمد فارس اسی پروجیکٹ کے تحت فضاء میں گئے اور ان سب میں زیا

دہ اہم ڈاکٹر مظفر تھے جنہوں نے 11 دن خلائی سٹیشن پر قیام کیا۔ ڈاکٹر مظفر خلائی سٹیشن سے اپنی نمازوں کیادائیگی کی ویڈیو بھی بھیجتے رہے۔

نجاست کوزائل کرنے کا بنیادی ذریعہ پانی ہے لیکن فضاء میں عدم جاذبیت کی بناء پر پانی کا استعمال ممکن نہیں مسلمان سائنسدانوں کے فضاء میں جانے کے بعد اور ہوائی سفر کے دوران پانی کے عدم استعمال کی وجہ سے فقہاء معاصرین نے پانی کے علاوہ دیگر زرائع جیسے ٹشو پیپرز وغیرہ سے نجاست کوزائل کرنے کے حوالے سے بحث کی۔ ہم فقہائے معاصرین کی اس ضمن میں آراء پیش کررہے ہیں۔

2007ء میں ملائیشیا میں فقہاء معاصرین کا اجتماع ہوا جس میں فضاء سے متعلق فقہی فتاویٰ جات صادر کئے گئے۔ اس اجتماع میں یہ فتویٰ بھی صادر یا گیا کہ فضاء میں نجاست کو زائل کرنے کے لیے ٹشو پیپرز یا اس جیسے دیگر ذرائع کو استعمال کرنا شرعا جائز ہے۔ لہذا اگر کوئی مسلمان ہوائی جہاز یا فضاء میں گیلے ٹشوز پیپرز کو اعضاء وضو پر مارتا ہے تو طہارت حاصل ہو جائے گی اسی طرح اعضاء استنجا پر مارنے سے نجاست زائل ہو جائے گی

پانی سے نجاست کوزائل کرنے کا حکم

ازالہ نجاست کے لئے پانی کو اصل بنانے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

پہلا قول

جمہور فقہاء کے نزدیک ازالہ نجاست کے لیے پانی شرط ہے اور نجاست کوزائل کرنے میں اصل ہے۔([1])

ادلۃ

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا۔([2])

"اور ہم ہی آسمان سے پاک (صاف کرنے والا) پانی اتارتے ہیں۔"

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّن السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ۔([3])

"اور تم پر آسمان سے پانی اتاراتا کہ اس کے ذریعے تمہیں (ظاہری و باطنی) طہارت عطا فرمادے۔"

وجہ دلالت

اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانی کو طھور بنا کر احسان فرمایا ہے اور اس احسان کو بیان کیا ہے اگر نجاست پانی کے علاوہ زائل کرلی جائے تو اللہ کا امتنان و احسان حاصل نہیں ہو تالہذا ازالہ نجاست میں اصل پانی ہے۔

جاءت امرأة النبی ﷺ فقالت : ارأیت احدنا تحیض فی الثوب کیف تصنع۔ قال تحته ثم تقرصه بالماء و تنضحه وتصلی فیه۔([4])

"ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ اگر کسی عورت کے کپڑوں پر حیض کا خون لگ جائے تو کیسے پاک کیا جائے۔ آپ ﷺ نے اس نجاست کو زائل کرنے کے لیے پانی کو استعمال کرنے کا حکم فرمایا۔"

وجہ دلالت

رسول اللہ ﷺ نے خون کی نجاست کو زائل کرنے کے لیے پانی کو متعین کیا ہے۔ لہذا پانی کے علاوہ دوسرے مائعات سے نجاست کو زائل کرنادرست نہیں۔

عن انس ؓان اعرا بیا بال فی المسجد ، فقام الیه بعض القوم ، فقال رسول الله ﷺ دعوه ولا تزر موه قال فلما فرغ دعا بدلو من ماء فصبه علیه ۔ ([5])

"حضرت انس ؓروایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس کو منع کرنے کے لیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور پیشاب کو محبوس نہ کرو۔ جب فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے پانی کاڈول منگوایا اور اس پر بہادیا۔"

وجہ دلالت

رسول اللہ ﷺ نے نجاست کو زائل ہونے کے لیئے سورج کی تپش کا انتظار نہیں کیا۔(سورج کی حدث کو استعمال نہیں کیا) بلکہ اس نجاست کو پانی کے ذریعے زائل کیا۔

رسول اللہ ﷺ سے نجاست کو پانی کے علاوہ زائل کرنا منقول نہیں جس سے ثابت ہو کہ ازالہ نجاست کے لیے پانی ہی اصل ہے۔([6])

قیاس

رفع حدث کے لیے پانی ضروری ہے اور نجاست کا حکم رفع حدث سے اغلظ اور اشد ہے کیونکہ حدث میں تیمم کے ذریعے رخصت موجود ہے لیکن نجاست میں کوئی رخصت نہیں لہذا ازالہ نجاست کے لیے پانی ہی ضروری ہے اور کسی مائع سے نجاست کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔(7)

دوسرا قول

ازالہ نجاست کے لئے پانی شرط نہیں بلکہ دوسرے مائعات سے بھی نجاست کو زائل کیا جاسکتا ہے۔ یہ قول احناف کا ہے(8)

ادلۃ

السنۃ:

عن سلمان انه قيل له؛ قد علمكم نبيكم كل شئ حتى الخراءة ، فقال ؛ احل لقد نها نا ان نستقبل القبلة لغائط او بول ، او ان ستنجى باليمين او ان نستنجى با قل من ثلاثة احجار، او ان نستنجى برجيع او بعظم۔(9)

"حضرت سلمان سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا آپ کے نبی نے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ بزار کی بھی۔ آپ نے فرمایا ہاں ہمیں قبلہ رخ بول و بزار سے منع کیا گیا ہے۔ دائیں یا تھ سے استنجا کرنا یا 3 پتھروں سے کم سے استنجا کرنا یا ہم رجیع اور ہڈی سے استنجا کریں ان سب چیزوں سے منع کیا ہے۔"

وجہ دلالت

پتھروں سے استنجا کرنا، پانی کی طرح ہی مجزی ہے جو دلالت کرتا ہے کہ جس چیز سے بھی نجاست زائل ہو جا ئے تو محل پاک ہو جاتا ہے لہذا پانی ازالہ نجاست کے لیے شرط نہیں۔

عن ابی سعيدالخدری ان النبی ﷺ قال؛ اذا جاء احدكم الى المسجد فلينظر فان رأى فى نعليه قذرا او اذى فليمسحه وليصل فيهما (10)

"ابو سعید الخذریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو اس کو اپنے جوتوں کو دیکھنا چاہئے اگر کوئی گندگی یا تکلیف دہ چیز پائے تو اسے زائل کر دے اور پھر ان میں نماز ادا کرے۔"

عن عائشة قالت: ما كان لاحدا نا الا ثوب واحد تحيض فيه ، فاذا اصابه شئ من دم ، قالت بريقها ، فقصعته بظفرہا ۔(11)

"حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ اگر ہم سے کسی کے پاس حیض کے لیے ایک ہی کپڑا ہوتا اور اس پر خون لگ جاتا تو خشک ہو جانے پر اس کو ناخن سے رگڑ دیتے۔"

نجاست عین خبیثہ ہے جب وہ زائل ہو جائے تو چیز اپنی اصل کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

نجاست کو زائل کرنا مامور کے باب میں سے نہیں ہے بلکہ محظور و ممنوع سے اجتناب کرنے کے باب میں ہے لہذا جب یہ اجتناب کسی بھی سبب سے حاصل ہو گیا حکم ثابت ہو جائے گا، اسی لئے ازالہ نجاست کے لیے نیت کو مشروط نہیں کیا گیا(12)

فضا میں وضو سے متعلق فقہی احکام

وضو قرآن مجید میں بیان کردہ اعضاء کو دھونے کا نام ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ فضا جہاں پر عدم جاذبیت اور دیگر عوامل کی بنا پر پانی کا استعمال ممکن نہیں تو وضو کیسے کیا جائے؟ یہ مسئلہ فقہ افتراضی سے فقہ واقعاتی کا حصہ تب بنا جب پہلے مسلمان خلا باز نے فضاء کا سفر کیا کیونکہ مسلمان ہر جگہ شرعی احکام کا مکلف ہے۔ 2007ء میں ملائیشیا میں مسلمان علماء کا اجتماع ہوا جس میں فضاء سے متعلق فقہی احکام کو زیر بحث لایا گیا۔ اس اجتماع میں 150 علماء نے شرکت کی اور اختتام پر مسلمان خلا بازوں کے لیے خصوصاً اور تمام مسلمانوں کے لیے عموما فضا سے متعلق فقہی احکام بیان کئے گئے جسے بعد میں دار الافتاء ملائیشیا کی تصدیق کے بعد کتابی شکل میں چھاپ دیا گیا۔ اس کے بعد متحدہ عرب امارات سے تعلق رکھنے والے خلا باز ھزاع المنصور فضا میں گئے تو ادارۃ البحوث الاسلامیہ کے ممبر حمد محمد صالح نے فضاء میں فقہی احکام سے متعلق کتاب لکھی جس کا نام **تقدير مواقيت الصلوٰة والصيام الرواد محطة الفضاء الدولي** رکھا۔

فقہی احکام

غیر منصوص احکام میں بعض اوقات عقلی اعتبار سے کئی پہلوؤں کا اختیار کرنا ممکن ہوتا ہے ایسی صورت میں یہ دیکھنا چاہئے کہ احکام کی حکمت کی رعائیت کس پہلو میں زیادہ ہے۔ لہذا فضاء میں جب طہارت حاصل کرنے کے لیے پانی کا استعمال ممکن نہیں ہے تو فقہاء نے اسی اصول کے تحت کسی بھی چیز سے نجاست کو زائل کرنے اور پانی کے علاوہ یگر چیزوں سے طہارت حاصل کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ اب ہوائی جہاز یا فضا میں Wips یا اس جیسے دیگر طریقوں سے وضو کرنا جائز ہے۔

فضاء میں تیمم سے متعلق فقہی احکام

اسلام دین فطرت بھی ہے اور دین سہولت بھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو احکام دیئے ہیں ان میں سہولت و آسانی کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔([13])

"اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے دشواری نہیں چاہتا۔"

اسی سہولت و آسانی کے پیش نظر شریعت مطھرۃ نے بندوں پر آسانی کرتے ہوئے وضو اور غسل کے لیے پانی یا پانی کے استعمال میں نقصان ہونے کی صورت میں تیمم کو مشروع کیا ہے۔

تیمم کی لغوی تعریف

التيمم لغة؛ القصد ، يقال ؛ يمته و تيممته؛ اذا قصدته واصله التعمد و التوخی ومنه قوله تعالیٰ ؛ ولا تيممو االخبيث منه تنفقون ۔ای لا تفسدو، ثم كثر استعمالهم لهذه الكلمة حتی صار التيمم اسماء علما لمسح الوجه واليدين بالتراب۔([14])

"تیمم کا لغوی معنی قصد اور اردہ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ ولا تیمموا الخبیث یعنی خبیث چیز کا قصد واارادہ نہ کرو۔ چہرے اور ہاتھوں کو مٹی سے مسح کرنے کے لیے۔"

تیمم کی اصطلاحی تعریف

استعمال الصعيد فی عضو ين محضوصين علی قصد التطهر بشرائط مخصوصه۔([15])

"مٹی کو پاکی حاصل کرے نے کے لیے نیت سے دو مخصوص اعضاء کے لیے مخصوص شرائط کے ساتھ استعمال کرنا تیمم کہلاتا ہے۔"

تیمم کی مشروعیت

جب پانی حقیقی یا حکمی طور پر مفقود ہو تو تیمم کرنا قرآن و سنت سے مشروع ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

فَلَمۡ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا ۔([16])

"پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔"

السنة النبويه ؛ روی عن جا بر ان النبی ﷺ قال اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلی([17])

وجہ دلالت

آیت کریمہ اور احادیث نبویہ واضح طور پر پانی کی عدم وجودگی کی صورت میں تیمم کی مشروعیت پر دلالت کر رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قول؛**فتيمموا صعيدا طيبا** میں لفظ**صعيد** کی مراد میں فقہا کا اختلاف ہے۔

پہلی رائے

صعید سے مراد وہ پاک مٹی ہے جو اگانے کی صلاحیت رکھتی ہو اور اس پر غبار نہ ہو لہذا زمین کی جنس کے علا وہ کسی دوسری چیز سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ یہ قول شافعیہ کا ہے، حنابلہ کا ہے اور احناف میں امام ابو یوسف کا ہے ([18])۔

دلیل

قوله تعالیٰ؛فتيمموا صعيدا طيبا فامسحو بوجوهكم وايديكم ان الله كان عضوا غفورا۔([19])

وجہ دلالت

ابن عباس فرماتے ہیں کہ صعید اسے مراد**التراب الطيب الطاهر** پاک طاہر طیب مٹی ہے۔([20])

دوسری رائے

صعید اسے مراد ہر وہ چیز ہے جو زمین کے اوپر ہے خواہ مٹی ہو یا اس کے علاوہ ہو جو زمین کی جنس میں سے ہی ہو جیسے پتھر، ریت جو زمین کو اسی کی جنس میں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ یہ قول احناف، مالکیہ، ظاہریہ، زیدیۃ اور امامیہ کا ہے۔([21])

دلائل

1۔**صعیدا** کا لفظ **صعود** سے مشتق ہے اور **صعیدا کا معنی اسم لما تصاعد علی وجہ الارض۔** جو چیز بھی زمین سے اٹھ ہوئی ہو لہذا صعیدا کو زمین کی مٹی کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں بلکہ عمومی طور پر جو بھی زمین کے اوپر ہے وہ صعید کے معنی میں ہے۔([22])

2۔ قال رسول اللہ ﷺ جعلت لی الارض مسجدا وطھورا۔([23])

"میرے لئے زمین کو مسجد اور طھور بنایا گیا ہے۔"

3- قال رسول اللہ ﷺ علیکم بالارض([24]) ارض کا لفظ تمام ارض کو شامل ہے۔ مٹی یا غیر مٹی کا فرق کئے بغیر۔

راجح رائے

لفظ صعید سے مراد ہر وہ چیز جو زمین کے اوپر ہے جو اسکی جنس میں سے ہے راجح ہے کیونکہ جیسے خلیل، ابن الاعرابی اور زجاج نے صعید کا یہی معنی بیان کیا ہے۔ **الصعید وجہ الارض کا ن علیہ تراب اولم یکن ۔(11)**

ہوا میں موجود غبار سے تیمم

ہوا میں موجود غبار سے تیمم کرنے کے حوالے سے فقہاء کی دو آراء ہیں۔

پہلی رائے

ہوا میں موجود غبار سے تیمم کرنا جائز ہے، اور یہ قول احناف، حنابلہ، مالکیہ، ظاہریہ، امامیہ، زیدیہ کا ہے۔([25])

دلائل

فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُواْ۔([26])

"پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔"

وجہ دلالت

آیت کریمہ میں من تبعیض کے لیے آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ جب ہاتھوں کو تیمم کی غرض سے زمین پر مارا جائے گا تو بعض مٹی اور بعض غبار سے مسح ہو گا۔

روی عن جا بر قال؛قال رسول اللہ ﷺ جعلت لی الارض مسجدا و طھورا۔([27])

وجہ دلالت

غبار زمین کی مٹی کا جزء ہے لہذا اس سے تیمم کرنا جائز ہے۔

عن ابن عمر قال ؛ اقبل رسول اللہ ﷺ من نحو ئبر جمل، فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد علیہ رسول اللہ حتیٰ اقبل علی الجدارفمسح بوجھہ ویدیہ ثم رد علیہ السلام۔۔([28])

دوسری رائے

ہوا میں پائے جانے والے غبار سے تیمم کرنا جائز نہیں اور یہ قول شافعیہ کا ہے۔([29])

دلیل

قولہ تعالیٰ ؛فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۔([30])

"پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔"

وجہ دلالت

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ارادہ و نیت کے ساتھ تیمم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر کسی شخص نے غبار سے تیمم کرنے کی نیت کی اور وہ غبار ہوا کی وجہ سے اڑ گی پھر اس نے دوبارہ غبار کو جمع کیا اور تیمم کیا تو درست نہیں ہو گا۔

راجح رائے

ہوا میں موجود غبار سے تیمم جائز ہے۔ اس رائے کو مضبوط دلائل کی بنیاد پر راجح قرار دیا گیا ہے۔

زمین کے علاوہ دوسرے سیاروں پر پائی جانے والی مٹی اور غبار سے تیمم کرنا

اس مسئلہ پر فقہاء متقدمین نے بحث نہیں کی کیونکہ اس زمانہ میں ابھی سائنس نے غیر معمولی ترقی نہیں کی تھی۔ زمین کے علاوہ دوسرے سیارے چونکہ زمین کی جنس میں سے ہیں اس لئے ان سیاروں پر پائی جانے والی مٹی یا غبار سے تیمم کرنا جائز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا۔ ([31])

"اور کیا کافر لوگوں نے نہیں دیکھا کہ جملہ آسمانی کائنات اور زمین (سب) ایک اکائی کی شکل میں جڑے ہوئے تھے پس ہم نے ان کو پھاڑ کر جدا کر دیا۔"

ای مادة واحدة فجعل فیها سبع أرضین ، وسبع سموات۔

زمین و آسمان کو ایک ہی مادہ سے تخلیق کیا گیا ہے۔ پھر اس میں سات زمینوں اور سات آسمانوں کو تخلیق کیا۔

لہذا آیت تیمم اور احادیث تیمم کی روشنی میں دوسرے سیاروں پر پائی جانے والی مٹی اور غبار سے تیمم جائز ہے۔

وضو یا تیمم کی عدم موجودگی یا عدم قدرت(**فاقد الطهورین**)

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو انسان کے لیے مسخر کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وسخر لکم ما فی السموات و ما فی الارض۔

جب انسان نے زمین سے ہوا اور فضاء تک سفر کیا اور جاذبیت کی حدود سے نکل کر عدم جاذبیت کی حدود میں داخل ہو گیا تو وہاں پر اسے بہت سے خطرات کا سامنا کرنا پڑا جیسے کائناتی شعاعیں اور درجہ حرارت میں تفاوت، انسان کے لیے ممکن نہ تھا کہ وہ فضاء میں ایک خاص قسم کا لباس پہنے بغیر وہاں زندہ رہ سکیں کیونکہ باہر کا درجہ حرارت، جسم کے داخلی درجہ حرارت سے بہت مختلف تھا۔ ایسی صورت حال(Situation) میں وہ خاص لباس اتارنا ممکن نہیں ہے۔ اگر اس حالت میں نماز کا وقت آجائے تو وہ وضو یا تیمم کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا،

اس حالت کو فقہ کی اصطلاح میں " **فاقد الطھورین**" کہتے ہیں ، اس حالت میں اس شخص کے نماز ادا کرنے کے حوالے سے فقہاء کے چار اقوال ہیں۔

پہلا قول

فاقد الطھورین شخص نماز کا وقت شروع ہونے پر صوری (علامتی) نماز ادا کرے گا۔ رکوع سجود کرے گا مگر قرأت اور تسبیح نہیں پڑھے گا۔ جب پانی یا مٹی ملے تو طہارت حاصل کرنے کے بعد نماز کا اعادہ کرے گا یہ قول امام ابویوسف، سفیان ثوری اوزاعی اور مذہب شافعی قدیم کا ہے ([32])

دلائل

القران الکریم

قوله تعالیٰ؛ لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلاَةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى۔([33])

"تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔"

وجہ دلالت

فاقد الطھورین کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

حدیث نبوی ﷺ

عن ابی عمر ان النبی ﷺ قال : لا يقبل الله صلاة بغير طهور، ولا صدقة من غلول([34])

"عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور نہ ہی دھوکہ کے مال سے صدقہ قبول کرتا ہے۔"

عن علی عن النبی ﷺ قال : مفتاح الصلوٰة الطهور، وتحريمها التكبير، و تحليلها التسليم۔([35])

"حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: طہارت نماز کی کنجی ہے ، تکبیر اس کی تحریم ہے اور تحلیل اس کی تسلیم ہے۔"

دوسرا قول

جس شخص کو پانی یا مٹی دستیاب نہ ہو یا وہ ان کے استعمال پر قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ مختصر نماز ادا کرے گا۔ نماز کی نیت کے ساتھ صرف سورہ فاتحہ کی قرأت کرے گا اور جب پانی یا مٹی مل جائے یا استعمال کرنا ممکن ہو جا ئے تو نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ اگر اس نے اس حالت جنابت میں نماز ادا کی تو اس پر غسل اور وضو کرنا واجب ہے پھر نماز کا اعادہ کرے گا اور اگر پاک مٹی ملے اور پانی دستیاب نہ ہو تو پھر وہ نماز کا اعادہ کرنے کے لیے تیمم نہیں کرے گا۔ یہ شافعیہ اور ایک روایت میں امام احمد اور امام مالک کا قول ہے۔([36])

دلائل

عن عائشهؓ انها استعارت من اسماء قلادة فهلكت فبعث رسول الله ﷺ رجلا فوجدها فادركتهم الصلوٰة وليس معهم ماء فصلوا فشكوا ذلک الی رسول الله ﷺ فانزل الله آية التيمم فقال: اسيد بن خضير العائشة جزاک الله خيرا ، فوالله ما نزل بک امر تكر هينه الا جعل الله ذلک لک وللمسلمين فيه خيرا۔([37])

"حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اسماء سے ایک ہار ادھار لیا اور وہ گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو تلاش کرنے کے لیے بھیجا اور اسے وہ ہار مل گیا اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا ۔ ان کے پاس وضو کے لیے پانی نہیں تھا۔ انہوں نے نماز ادا کر لی جب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل کی۔ اسید بن خضیر نے سیدہ عائشہؓ سے کہا: اللہ آپ کو جزائے خیر دے ، اللہ کی قسم جو بھی ناپسندیدہ چیز آپکو در پیش آئی اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اور مسلمانوں کے لیے اس میں خیر پیدا کر دی۔"

وجہ دلالت

جب پانی نہیں ملا تو صحابہ کرامؓ نے بغیر طہارت کے نماز ادا کی اور انکا یہ اعتقاد تھا کہ نماز فرض ہے۔ نبی کریم ﷺ کو جب خبر دی تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل کی۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی بغیر طہارت کے ادا کی گئی نماز کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی فرمایا کہ اس حالت میں تم پر نماز فرض نہیں تھی اور اگر فرض نہ ہوتی تو نبی کریم ﷺ ضرور ان کو بیان فرما دیتے۔

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذروني ما تركتكم فإنما هلك من كان قبلكم بسؤالهم واختلافهم على أنبيائهم فإذا أمرتكم بشيء فخذوا منه ما استطعتم وإذا نهيتكم عن شيء فانتهوا ۔(38)

"حضرت ابو ہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس بات میں میں نے تم پر تفتیش نہ کی اس میں مجھ سے تفتیش نہ کرو۔ بے شک تم سے پہلی امتیں اپنے انبیاء سے کثرت سوال اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئیں جب تمہیں کسی چیز کا حکم دوں توبقدر استطاعت اس کو بجالاؤ اور جس چیز سے منع کروں اس سے رک جاؤ۔"

وجہ دلالت

مسلمان نماز کو ارکان و شروط کے ساتھ ادا کرنے کا مکلف ہے اگر بعض شرائط کو پورا کرنے سے عاجز ہو گیا تو باقی کو پورا کرے گا جیسے ستر العورۃ کی شرط پوری نہ کر سکے تو باقی شروط کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے۔

عن عبداللہ بن عمر عن رسول اللہ ﷺ انه قال: لا يقبل الله صلاة بغير طهور(39)

"اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا۔"

وجہ دلالت

پانی اور مٹی کی عدم دستیابی ایسا عذر ہے جو نادر ہے لہذا یہ عذر نماز کو ساقط نہیں کرے گا۔

تیسرا قول

فاقد الطھورین شخص سے مکمل طور پر نماز ساقط ہو جاتی ہے لہذا وہ نماز ادا نہیں کرے گا اور نہ ہی بعد میں قضاء کرے گا۔ یہ رائے امام ابو ثور، ابو داؤد اور امام مالک کی ہے۔(40)

دلیل

فاقد الطھورین نماز ادا کرنے سے عاجز ہے جیسے حائضہ عورت ادائیگی نماز سے عاجز و معذور ہوتی ہے۔

چوتھا قول

فاقد الطھورین شخص حقیقی طور پر نماز ادا کرے گا اور بعد میں نماز کا اعادہ بھی فرض نہیں مگر اپنی نماز کو صرف فرائض تک محدود رکھے گا۔ یہ قول مذہب حنابلہ میں راجح ہے اور ان کے علاوہ ظاہریہ، ایاضیہ اور ایک روایت امام مالک و امام شافعی سے بھی ہے۔(41)

دلائل

قولہ تعالیٰ؛لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا۔(42)

"اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔"

رواۃ ابو ھریرۃ عن رسول اللہ انہ قال؛ زرونی ما ترکتکم۔۔۔

راجح رائے

فا قد الطھورین شخص پر نماز فرض ہے اور اعادہ بھی ضروری نہیں یہ رائے قوت استدلال کی بنیاد پر راجح ہے۔

خلاصہ بحث

شریعت قرآن و سنت پر مبنی وہ نظام ہے جو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو احکامات بطور ضابطہ حیات جاری کیے گئے ہیں اور یہ احکامات زمان و مکان کے ساتھ خاص نہیں ہیں۔ مسلمان خواہ زمین سے نکل کر آسمان کی بلندیوں میں پہنچ جائے وہ ان احکامات پر عمل کرنے کا پابند رہے گا۔لہذا جب مسلمانوں نے فضاء کا سفر شروع کیا تو ہو وہاں پر ان کو عبادات کی فعالیت سے متعلق سوالات کی الجھنوں سے نکالنے کے لیے مکمل فقہی رہنمائی کی ضرورت پیش آئی۔ جس کے پیش نظر فضاء میں ازالہ نجاست، شرعی طہارت کا حصول اور حصول طہارت کے ذرائع کے مفقود ہونے سے متعلق تفصیلی فقہی ابحاث پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 النووی، محی الدین بن شرف النووی ابوزکریا، المجموع مع التلخیص، ادارۃ الطباعۃ المیزیۃ، ج:1، ص:95

2 الفرقان 48:25

3 الانفال 11:8

4 البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ البخاری، ابوعبداللہ، صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدمرہ، دار ابن کثیر، دمشق بیروت، 2002ء، ص:227

5 نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، 2015ء، ج:1، ص:20

6 المجموع مع التلخیص، ج:1، ص:96

7 ابن رشد، محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی ابوالولید، بدایۃ المجتھد ونھایۃ المقتصد، دار الکتب العلمیہ، 1996 ء، ج:1، ص:84

8 ابن نجیم، زین الدین ابن نجیم الحنفی، ابن عابدین، البحر الرائق شرح کنزالدقائق، دار الکتب العلمیہ، 1997ء، ج:1، ص:233

9 المسلم، مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، ابوالحسین، صحیح المسلم، کتاب الطھارۃ باب الاستطابۃ، دار طیبہ، 2006 ، ص:262

10 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق ن بشیر الازدی السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ فی النعل، دار الرسالۃ العالمیہ، 2009ء، ص:650

11 صحیح البخاری، ج:1، ص:118

12 العثمین، محمد بن صالح، الشرح الممتع علی زاد المستقنع، دار ابن الجوزی، 2002ء، ج:1، ص:425

13 البقرہ 185:2

14 ابن منظور، محمد بن مکریم بن منظور الافریقی المصری، جمال الدین ابوالفضل، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 1414 ، ج:12 ص:23

15 کاسانی، علاء الدین ابوبکر بن مسعود بن احمد الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 1406ھ، ج:1، ص:45

16 المائدہ 6:5

17 صحیح البخاری، کتاب التیمم، ج:1، ص:335

18 السرخسی، محمد بن احمد بن ابی سھل شمس الائمۃ السرخسی، المبسوط، دار المعرفۃ، بیروت، 1993ء، ج:1، ص:108

19 المائدہ 6:5

20 ابن العربی، ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی، احکام القرآن، تحقیق: محمد علی النجار، دار احیاء الکتب العربیہ، 1376ھ، ج:1، ص:448

21 السرخسی، محمد بن احمد بن ابی سہل شمس الائمۃ السرخسی، المبسوط، ج:1، ص:108

22 القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی، الجامع الاحکام القرآن، دار احیاء التراث بیروت، ج:5، ص:237

23 صحیح البخاری، ج:1، ص:91

24 صحیح البخاری، کتاب التیمم، ج:1، ص:91

25 تفسیر القرطبی، ج:5، ص:236

26 المائدہ5:6

27 صحیح البخاری، کتاب التیمم، ج:1، ص:335

28 صحیح البخاری، کتاب التیمم، ج:1 ص:94

29 صحیح البخاری، باب التیمم فی الحضر اذالم یجد الماء، ج:1، ص:92

30 المائدہ5:6

31 الانبیاء21:30

32 المجموع مع التلخیص، ج:2، ص:256

33 النساء4:43

34 النووی، المجموع مع التلخیص، ج:2، ص:272

35 المسلم، مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، ابوالحسین، صحیح المسلم، صحیح مسلم بھامش النووی، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، ج:3، ص:110

36 سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فرض الوضوء، ج:1، ص:15

37 المجموع مع التلخیص، ج:2، ص:278

38 ابن ماجہ، محمد بن یزید بن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب المقدمہ، دار الکتب العلمیہ، لبنان، 2008ء، ج:1، ص:3

39 صحیح المسلم، باب فرض الحج مدۃ فی العمر، ج:9، ص:119

40 صحیح المسلم بھامش النووی، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء ج:3، ص:102

41 المجموع مع التلخیص، ج:2، ص:280

42 البقرہ2:286